اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار
صداقت اظہار
ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا
ہے اسمیں مضامین مفید عام
پورے شکل شخص کی علمی مختلف واقعات
ہر دیار امصار کی منقولات و تاریخ وقائع
وغیرہ شائع ہونے میں بے نظیر ہے
جواب سچی صداقتوں کا اظہار اسکا اول مدعا ہے -
غزلیات وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں۔ ہر خاص و عام سے
قیمت پیشگی وصول کیجاتی ہے کسی کے نام بلا وصول قیمت اخبار
روانہ نہیں ہوتا قیمت برائے نام صرف ہے کیونکہ معہ
محصول ڈاک ہے مابعد کی کوئی
شرط ہے اور نہ
مابعد کے وعدہ

اخبار
دیاجاتا ہے تا
محصولڈاک وغیرہ
بھی لیجاتی ہے جو شخص
سے زیادہ پرچے ایک ہی نام پر
منگواتے تو فی پرچہ اگر پانچ پرچوں کے
خریدار کو ایک پرچہ مفت ملیگا ہر ایک پانچ پر
ایک اور پرچہ زیادہ ملیگا اشتہارات مفید عام مفت
مفید خاص فی سطر ہر زیادہ بار کیواسطے نصف اجرت
اخبار کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت بنام ایڈیٹر متعلق
حساب کتاب بنام مہتمم صاحب کے ارسال ہونا چاہیے
مفت دیا جاتا ہے بشرط مفید
ارسال کریں
اور خبریں مختصر اور سچی

نور افشاں لوگو انکھ اور دل روشن تیری سیاہی سے ...

وہی تھا نور حقیقی جو آکے دنیا میں - ہر ایک شخص کو منور بنا رہا ہو

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۳ — مطبوعہ ۱۵- اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۵- اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

ہمعصر اخبار الاخیار دہلی پرچہ یکم اگست ۱۸۸۹ء کے ایڈیٹوریل کالم میں ایک مضمون تحریر فرماتے ہیں جسکی سُرخی یہہ ہے پادری کیدار ناتھ کی فہم و لیاقت کا اندازہ چونکہ ہمارا نام بھی کیدار ناتھ ہے لہذا خیال پیدا ہوا کہ ابھی تو ہم پادری نہیں ہیں اور نہ کوئی دوسرا اس نام کا پادری ہم نے سُنا لیکن بوجہ یکشف عن ساقٍ پر کہ پہلی ہی سطر میں ہمعصر نے رقم فرمایا ہے نظر جو پہنچی تو معلوم ہوا کہ اُدہو یہہ تو وہ مضمون ہے جو کہ نور افشاں مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۹ء میں بعنوان بقیہ انجیل کی قدامت اور اصلیت ہماری حالت کارسپانڈنٹی میں جبکہ ہم سہارنپور مدرسہ علم الہی میں تھے شائع ہوا ہے - آپ فرماتے ہیں کہ پنڈلی کھولی جانے سے یہہ مُراد ہے کہ اعمال نیک و بد کی ساق کھولی جائیگی تو خدا کا حکم ہوگا کہ وہ اپنے شریکوں کو طلب کریں تاکہ وہ امداد کریں - لیکن یہہ تاویل رکیکہ قرآن کے بالکل برخلاف ہے - اگر ایسی تاویل کوئی عیسائی کرتا تو آپ فوراً پکار اُٹھتے کہ قرآن میں کہاں ہے - تو اب ہم بھی دریافت کرتے ہیں کہ یہہ قرآن میں کہاں ہے قرآن کا منشا تو وہی صاف ہے جو ہم نے لکھا ہے دیکھو قرآن مطبع ہاشمی ۱۲۸۵ھ ہجری صفحہ ۷۴۴ سطرہ ۵ و ۶ کا فائدہ نمبر ا جو کہ حاشیہ پر درج ہے یعنے وا حشر کے دن ہر اُمت جسکو پوجتی تھی اسکے ساتھ جاویگی مسلمان کھڑے رہ جائینگے پروردگار آویگا جس صورت میں نہ پہچانیں فرماویگا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آو کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا کچھ اسکا نشان جانتے ہو کہینگے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا اُنکی پہچان کی موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ میں گر پڑینگے جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اُسکی پیٹھ نہ مڑیگی اُلٹا گر پڑیگا یہہ اُنکا اعتقاد توحید آزمائی کو تھا کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں موضح القرآن اب فرمایئے کہ پروردگار کی پنڈلی کھولی جاویگی اور اُسے سجدہ کرینگے یا نیک و بد اعمال کی پنڈلی کھولی جائیگی اور اُسے سجدہ کرینگے آپکے اعتقاد میں مسلمان خدا پرست ہیں یا نیک و بد اعمال پرست اگر نیک و بد اعمال کی پنڈلی کو سجدہ کرینگے تو توحید پرستی کہاں رہی بھائی محمد یو ایسے ہٹ سے باز آؤ اور اب بھی ہمارے مضمون مندرجہ نور افشاں نمبر ۱۹ پر رجوع کرو کہ مسیح سکی عدالت کریگا اور اُسکے حضور تمکو کھڑا ہونا ہوگا تب یہہ تاویلات رکیکہ آپکی ایک بھی پیش نہ جائینگی +

آجکل ہر اخبار میں بصیغہ مختصر خبریں یہہ خبر دیکھی جاتی ہے کہ جیکب آباد کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے اتفاق کرکے عیسائیوں کا زنانہ اسکول وہاں جاری ہونے سے روکدیا اسپر بعض غیر متعصب ہندو و مسلمان اخبارات نے اپنی رائے ظاہر کی کہ درحقیقت یہہ اُنکی جہالت ہے - لیکن ہمارا اور ہی خیال ہے اور وہ یہہ ہے کہ اسکول خراب نہ سہی پھر کبھی جاری ہوگا

اسبات کا ہم کو کچھ افسوس نہیں۔ لیکن افسوس ہے تو یہہ کہ ہندوؤں کو الگ رکھئے ان محمدی بھائیوں کو ملاحظ فرمائیے کہ روشنی دیکھکر آنکھیں بند کئے لیتے ہیں دعویٰ تو یہہ کہ ہم بھی٭ اہل کتاب ہیں صرف یہودی اور عیسائی اور مسلمان خدا پرست ہیں باقی ہندو بحت کافر ہیں وہ صاحب کتاب نہیں آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ فرق بین احد تمام زبانی جمع خرچ کرنیکو موجود مگر اہل کتاب سے مخالفت کا یہہ حال ہے کہ اُنکے خلاف میں آمنت باللہ کو پس پشت پھینک کر اُنکے ساتھ جنکو کافر مطلق قرار دیتے ہیں جھٹ اتفاق کر لیتے ہیں ایسا ہی اتفاق اُنکا منادی میں اعتراض کرتے وقت دیکھا جاتا ہے۔ یہاں پر ہمکو خداوند مسیح کا وہ فرمودہ یاد آتا ہے جو اُسنے یوحنا کی انجیل ۱۵۔ ۱۹ ویں آئت میں فرمایا کہ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتی پر اسلئے کہ تم دنیا کے نہیں ہو بلکہ میں نے تمہیں دنیا سے چن لیا ہے اسواسطے دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے۔ دیکھو اس آئت انجیل سے ثابت ہوا کہ دنیا کے لوگ ہم سے عداوت رکھینگے۔ چونکہ محمدی ہم سے عداوت رکھتے ہیں پس وہ دنیا کے لوگ ہیں ہمارے مسیحی بھائیوں کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ محمدیوں کی چکنی چپڑی باتوں میں کہ ہم تو اہل کتاب ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں انہیں معصوم جانتے ہیں کبھی نہ آنا یہاں ہاتھی کے دانت کھانیکے اور ہیں اور دکھانیکے اور ہیں۔ اس عداوت کو خیال کیجئے کہ جہالت کی تاریکی میں رہنا قبول مگر مشن اسکول میں تعلیم کی روشنی حاصل کرنا منظور نہیں۔ یہہ لا انتہا تعصب ہے٭

اخبار راوی لاہور کسی ہے ایچ نسلی صاحب

پروپرائٹر سندھ پنجاب ایڈورٹائزر و پریس اور رامدیال ملازم صاحب موصوف کے مقدمہ ضمانت قرضہ پانسو روپیہ اور صاحب کا دیوالہ نکال دینا اور رامدیال پر ڈگری ہو جانیکا ذکر کر کے نور افشاں سے سوال کرتا ہے کہ عیسائی لوگ کسطرح اپنی ایمانداری پر ایسے نادان ہوتے ہیں کہ جسنے بپتسمہ لیا اُسکی نجات ہوئی نور افشاں اس کے جواب میں معترض موصوف کو مرقس کی انجیل کے ۱۶۔ ۱۶ ویں آئت کو بغور پڑھنے پر متوجہ کرتا ہے تاکہ وہ معلوم کرلے کہ انجیل میں کیا لکھا ہے کہ جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم کیا جائیگا معلوم نہیں ہوتا کہ معترض کو یہہ کہاں سے یقین ہو گیا کہ جسنے بپتسمہ لیا اُسکی نجات ہوئی۔ کاش غیر اقوام پاک کلام کو پڑھکر تب کچھ سوال کیا کریں سُنی سنائی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں۔ رہا صاحب موصوف کا فعل اُسکی نسبت تا وقتیکہ آپ کے قول کی تصدیق نہ ہو نور افشاں کچھ رائے نہیں دیسکتا نہ معلوم رامدیال حق پر ہے یا صاحب ممدوح کیا خبر رامدیال ہی کی خطا ہو٭

مالک مطبع راوی لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ لوگوں کے دل اپنے اپنے مذہبی اعتقاد سے گمراہ ہوتے جاتے ہیں اسلئے اب سناتن دھرم سبھا کے ڈفنس بھی اس میں لکھے جاتے ہیں اور اہل اسلام کے لئے بھی اسکے کالم کھلے ہیں کہ اپنی مذہبی عمدگیوں کو بمقابلہ تازہ انقلابوں و شکوک کے اسکے ذریعہ ظاہر کریں چونکہ پنڈت صاحب نے ٹھیک اس مصرع کی صداقت پر عمل کیا ہے۔ کہ ع ساتھ گنگا مدار کا کیسا۔ کاش عیسائیوں کو بھی آزادانہ طور پر اس کے کالموں میں دخل دیتے تو معلوم ہوتا کہ راہ اور حق اور زندگی کیا ہے۔ لیکن اس اغماض سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہندو مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ و دنیا سے الگ عیسائی ہیں۔ اور بس٭

واللہ یعصمک من الناس

اللہ بچالیگا تجھکو لوگوں سے سورہ مائدہ ۵ سیپارہ ۶ رکوع ۱۳٭

لیکن محمد صاحب تو اُس زہر کے اثر سے جسے ایک یہودیہ نے بکری کے گوشت میں ملا کر دیا تھا رحلت فرما ہوئے۔ تو پھر یہہ قرانی آئت کیونکر درست ہو سکتی ہے۔ اسپر مصنف کتاب فصل الخطاب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ حدیثیں تو تمہارے نزدیک حجت نہیں پھر اُنکے بھروسے کیوں قتل کا خیال پیدا ہوا۔ بیشک! ہمارے نزدیک حجت نہیں مگر آپ کے نزدیک تو ضرور حجت ہیں آپ پر فرض ہے کہ قرآن کی ہر ایک بات کو محمد صاحب کے تواریخی حالات سے جو قرآن میں پائے نہیں جاتے مقابلہ کر کے راست و دروغ کا موازنہ فرمائیں٭

دی ڈے

الہ آباد سے مسٹر ایس چٹرجی صاحب نے ایک منتھلی جرنل بنام "دی ڈے" کی ایک کاپی ہمارے پاس واسطے ریویو کے بھیجی ہے۔ یہہ ایک ماہواری رسالہ ہے صاحب موصوف ہی اسکے مالک اور ایڈیٹر ہیں۔ ہم نے اسکو پڑھا ہے کئی ایک عمدہ مضامین اُسمیں درج ہیں جنپر اچھی بحث کی گئی ہے۔ وید اور شاستر کے بہت سے اشلوک بھی درج ہیں۔ بلحاظ مذہب کے یہہ آریہ مذہب کا پرچارک ہے۔ تعلیم یافتہ ہندوؤں سے بُری رسموں کے دور کرنیکا عمدہ ہادی ہے۔ اسکا حجم ۲۰ صفحہ ہیں۔ اُسکی قیمت عوام سے صرف عہ سالیانہ ہے٭

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

طالب علموں کے لئے درحقیقت یہہ ایک بڑا مژدہ ہے کہ پاپیولر ڈکشنری ریوائزڈ اور انلارجڈ فی الحال میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ سے چھپی ہے۔ اسکا پہلا ایڈیشن کئی سال گذرے کہ اُسی پریس سے نکلا تھا اور اسکی قدر ملک میں ایسی ہوئی کہ چند سال میں اُسکی لاکھ جلدیں فروخت ہو گئیں۔ اور پھر دوسری دفعہ چھاپنے کی ضرورت پڑی اس ایڈیشن میں بہت کچھ بڑھا یا گیا ہے اور اب اس کتاب کی ضخامت بھی بڑھ گئی ہے لیکن باسوا اسکے اسکی قیمت کچھ کم رکھی گئی ہے یعنے قیمت معہ محصول ۳؍ رکھی گئی ہے تاکہ عوام لوگ اُسکے خریدنے میں دقت معلوم نہ کریں۔ پس اے طالب علموں دوڑو اس سستی قیمت کتاب کو جو ہاتھوں ہاتھ بک جاویگی خریدو۔ ایسی سستی اور مفید ڈکشنری اور کوئی ابتک نہیں چھپی۔ چاہئے کہ ہر ایک کتب فروش اسکو اپنی دُکان میں رکھے۔ اُمید ہے کہ جسطرح اول ایڈیشن کی بکری ہوئی اُس سے زیادہ اسکی ہوگی٭

٭ یہہ مسلمانوں کا قول ہے۔ ایڈیٹر۔

مراسلات

ہندو ٹریکٹ سوسائٹی کی پہلی سالیانہ رپورٹ جو حال میں طبع ہوئی ملاحظہ کے لائق ہے۔ رپورٹ کا طرز و طریقہ پادریوں کی رپورٹ کے اندازہ پر ہے۔ اس میں یہہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ انتظام کرنیوالی کمیٹی کی فہرست۔ رسالوں کی فہرست جو سال میں چھاپے گئے۔ چندہ جو وصول ہوا۔ جمع خرچ۔ جمع باقی۔ کل چندہ جو وصول ہوا چھ سو روپیہ چودہ آنے اور ۳ پائی ہے۔ ان روپیوں میں سے صرف دو سو اٹھتیس روپیہ خرچ کئے گئے اور باقی ہاتھ میں ہیں۔ گیارہ رسالے شائع ہوئے جنمیں سے اکثروں کی ۱۰۰۰ جلدیں طبع ہوئیں۔ دو رسالے دوسری بار چھاپے گئے۔ اُنکے رسالوں کا نام اُنکے مضمون کو ظاہر کرتا ہے۔ چند رسالوں کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں۔ "کیا یسوع مسیح خدا ہے" "بت پرستی کی فضیلت اور دین عیسوی کا رد"۔ "کیوں پادری اور مذہبوں کی حقارت کرتے اور اپنے مذہب کو نہیں جانچتے"۔ "تواریخ دین عیسوی" "بائبل کے بموجب عورتوں کی حالت" "بائبل کے بموجب یہوواہ کے اوصاف" سوسائٹی میں ۱۲۹ آدمی شریک ہیں یہہ سوسائٹی واعظوں کو بھی مقرر کرتی ہے اور اُنہیں واعظ کرنے کے لئے سند دیتی ہے۔ سوسائٹی کیطرف سے واعظوں کے لئے یہہ ہدایتیں ہیں۔ (۱) کہ ہندو کے کسی فرقہ کو بُرا نہ کہیں۔ (۲) وے بغاوت کے مرتکب نہ ہوں بلکہ سرکار کے دعاگو اور خیرخواہ رہیں اور اگر ریاست ہندوستانی میں ہوں تو وہاں بھی اطاعت اختیار کریں۔ رپورٹ میں خصوصاً ایک بات قابل غور ہے۔ جا بجا ایسے فقرے پائے جاتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا کہ مسیحی مذہب کے پھیلنے اور ترقی پانیکا خوف غالب ہے۔ اس بات کی بڑی ہدایتیں پائی جاتی ہیں کہ مسیحی مذہب کی ترقی کو روکنا چاہئے۔ لیکن عیسوی مذہب کی ترقی و کامیابی پوشیدہ نہیں ہے۔ اُسکا اثر سیکڑوں بلکہ ہزاروں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ انسانی برخلافی خدا کے انتظام کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ "قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں" فتح خداوند کی ہے۔ شیطان نے تو نجات کے کام کے روکنے کیواسطے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا دیکھو نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کو کسطرح آزمایا اور کیسی حیلہ بازیاں اور چالاکیاں دکھلائیں لیکن آخر کو ہمارے شفیع نے اسپر فتح کامل پائی اور اپنے سامنے سے دور کر دیا۔ اُس زمانہ سے ابتک اُسکی کوششیں جہان کے بادشاہ اور اُسکی رعیت کے برخلاف فی زمانہ ہوتی رہتی ہیں۔ وہ قوموں کو ابھارتا اور ترغیب دیتا ہے کہ مسیح کے نام کی مخالفت کریں۔ خیر خواہ کسیطرح وہ اپنا کام کرے یہہ بات کبھی نہ ہوگی کہ قومیں خدا کی بادشاہت کے پھیلنے کی مانع ہو سکیں۔ آریہ بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ دیکھو اب مسیحی مذہب کی ترقی رُک گئی اور اب اُسقدر عیسائی نہیں ہوتے یہہ بات درست نہیں خداوند کا کام رُک نہیں گیا بلکہ اُسکے فضل سے بخوبی ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ یہہ چند روزہ مذاہب اگرچہ کچھ فروغ پا بھی جاویں لیکن آخر کو جب انکی قلعی کھل جاویگی تو رفتہ رفتہ لوگ انکو ترک کر کے مسیحی مذہب کو اختیار کرینگے۔ مثلاً جیسا کہ ایک زمین پانی کے نہ ملنے سے خشک اور بے پھل پڑی رہتی ہے اور جب اسکو پانی ملا تو کثرت سے ہر قسم کی سبزی اور کانٹے و اونٹ کٹارے پیدا کرتی ہے لیکن کسان اُن کانٹوں کو صاف کر کے پھر اس میں اچھی طرح سے اناج بو دیتا ہے تب وہ بخوبی پھلتی ہے ایسا ہی ہندوستان کا حال بھی ہو رہا ہے پر فتح خداوند کی ہے ✤

راقم

پادری جیمل سنگھ

معجزہ اور انسانی شہادت

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۳۰ ۱۸۸۹ء)

اس اقتباس سے صاف معلوم دیتا ہے ✤

(۱) کہ ہیوم صاحب نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا نہیں مانتے ✤

(۲) کہ انسانی شہادت کو معجزہ کی تائید میں قبول کر سکتے ہیں ✤

(۳) لیکن یہہ دونوں باتیں انکی نظر میں نامقبول ہیں کسی مذہب کی تائید میں۔ سو صاف ظاہر ہے کہ انکا جھگڑا معجزہ کے ساتھ نہیں نہ انسانی شہادت کے ساتھ بلکہ صرف مذہب کے ساتھ ہے وہ آپ لامذہب تھے اور چاہتے تھے کہ ہر ایک آدمی اُنکا پیرو بنجاوے ✤

ایسا ہی حال نہ صرف ہیوم صاحب کا تھا بلکہ اکثر مخالفین معجزہ کا ہے وہ معجزہ پر مخالفت کرتے ہیں نہ اسلئے کہ انکو یقین ہے کہ نیچر کے قاعدے بدل نہیں سکتے بلکہ اسلئے کہ انکا بیان ہر ایک الہامی مذہب میں پایا جاتا ہے اگر معجزوں کو مذہبوں سے الگ کر کے کسی علم یا تواریخ کے ساتھ بیان کیا جاوے تو اغلب ہے کہ وہ اُنپر اعتراض نہیں کرینگے وہ معجزے پر اعتراض کرتے ہیں اسواسطے کہ دنیا میں بے خدا اور بیدین ہو کر رہیں ✤

کاش کہ میں تمہارے سامنے اُس آدمی کی بدحالی اور کمبختی کا بیان کر سکوں جو بے خدا اس دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے وہ بیجان بے نور بے اُمید اور ناخوش ہے اس دنیا کی زندگی دکھ اور مصیبت سے بھری ہوئی ہے یہہ ہمیشہ بدلتی رہتی ہے کوئی آدمی یا کوئی بشر ہر وقت خوشحال نہیں رہتا ہر ایک کے حصہ میں فکر اور رنج کا پیالہ ہے اس حالت میں انسان کی جائے تسلّی اور جائے پناہ ایک ہی ہے یعنے خدا کی ہستی اور پروردگاری پر یقین۔ تا جس شخص کے دل سے یہہ یقین اُٹھ گیا ہے جو خدا سے بالکل جدا ہو گیا ہے اسکو کسی قسم کی تسلی اور اطمینان نہیں ہے جب وہ امتحان میں پڑتا ہے تب اسکو چھوڑانے کے لئے کوئی دستگیر نزدیک نہیں جب وہ زندگی سفر میں کسی مصیبت میں گرتا ہے۔ تب اُسکے نزدیک کوئی دوست نہیں کہ اُسکی عرض کو سنے اور اسکو رہائی دیوے بیماری اور درد میں کوئی حکیم نہیں کہ اُسکے دُکھ کو دور کرے جان کندنی کیحالت میں وہ اکیلا ملک الموت سے لڑتا ہے اور بیچراغ اور بے اُمید موت کے تاریک وادی میں داخل ہوتا ہے زندگی موت اور عاقبت میں اُسکا حال لاچار اور کم بخت رہتا ہے لیکن خوشنما اور فرحناک اُس آدمی کا حال ہے جو خدا کا

ہر توکل رکھتا ہے وہ کہتا ہے خداوند میرا چوپان ہے مجھکو کچھ کمی نہیں وہ مجھے ستھری چراگاہ میں بٹھلاتا ہے وہ راحت کے چشموں کیطرف میری رہنمائی کرتا ہے وہ میری جان پھر لاتا ہے اور اپنے نام کے لئے مجھے صداقت کی راہوں میں لئے پھرتا ہے اگرچہ میں موت کے سایہ کے وادی میں پھروں مجھے کچھ خوف خطر نہیں کہ تو میرے ساتھ ہے تیری چھڑی اور تیری لاٹھی سے میرے دلکو تسلی ہے +

راقم

پادری کے سی - چٹرجی - از ہوشیارپور

بابو ہرپرشاد کیٹی کیسٹ کے سوال مندرجہ پرچہ نمبر ۲۸ کا

جواب

تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکوگے
جبتک کہ ابن آدم نہ آئے" (متی ۱۰/۲۳)-

یوحنا بپتسمہ دینے والیکا کام یہودیوں کو توبہ کی بابت سے شروع ہوا- کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک تھی اسلئے کہ مسیح بادشاہ دنیا میں آ چکا تھا اور اب عنقریب اپنے تئیں ظاہر کرکے بادشاہت کو لینے والا تھا +

مسیح خود بھی بپتسمہ سے تقدس کیا جاکر اسیطرح منادی کرنے لگا کہ "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے" (متی ۴/۱۷) اُسنے بعدہٗ اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیکر بھیجا کہ "تم جاتے ہوئے یہہ منادی کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے" (متی ۱۰/۷) اور وے خوشخبری سناتے ہوئے قصبوں اور گانوں میں پھرتے رہے (لوقا ۹/۶) اور لوگوں کو توبہ کی بابت ہدایت کرتے رہے (مرقس ۶/۱۲) +

آخری دنوں میں اُسنے اور ستر شخصوں کو وہی حکم دیکر باہر بھیجا اور ہدایت کی کہ وے ہر ایک شہر میں جائیں جہاں کہ وہ خود جایا چاہتا تھا (لوقا ۱۰/۱) اور نیز اُنہیں کہا کہ وے لوگوں سے کہیں کہ خدا کی بادشاہت تمہارے نزدیک ہے (لوقا ۱۰/۹) تاکہ یہودی مسیح کو بطور بادشاہ کے استقبال کرنیکے لئے تیار ہو جاویں جبکہ وہ اپنے تئیں بطور بادشاہ کے قوم پر ظاہر کرے شاگرد اسطرح سے بادشاہت کے نزدیک ہونیکی منادی کرتے رہے اور یہ منادی جو مسیح کی آمد کے لئے راستہ تیار کرنے کیواسطے تھی ختم نہ کر چکے تھے کہ مسیح خود یروشلم کو جاتے ہوئے اُن شہروں میں بادشاہی عزت اور تعظیم حاصل کرنیکے لئے تیار ہو گیا +

جبتک کہ وہ یروشلم میں نہیں پہنچا- لوگوں نے کوئی عزت کا اظہار اسکی بابت نہیں کیا +

وہاں ایک بڑی بھیڑ نے اسکو تعظیم دی اور پکارا کہ "ابن آدم کو ہوشنا" "مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے- (متی ۲۱/۹) +

لیکن سردار کاہنوں اور فقیہوں اور قوم کے بزرگوں نے (جو قوم کے شرعی وکیل تھے) اسکو اپنا بادشاہ قبول کرنیسے انکار کیا اور صلاح کی کہ اُسکو مار ڈالیں (متی ۲۶/۳و۴) +

خداوند پیشتر سے جانتا تھا کہ وے اُسکے بادشاہت کے دعووں کو رد کرینگے اور نیز اُسکو صلیب دینگے جیسا کہ متی ۲۱ باب میں انگورستان کی تمثیل اور متی ۲۰/۱۹ میں اپنے شاگردوں کو صاف طور سے کہنے اور اور جگہوں سے ظاہر ہے +

لیکن اُسکے وعدے ابھی تک آئندہ وقتوں میں ثابت ہونگے جیسا کہ اُسنے صاف طور سے لوقا ۱۹/۱۱-۲۷ میں سکھلایا ہے اور یہہ تب ہوگا جبکہ وہ آسمان کے بادلوں میں دوسری بار آویگا- (مکاشفات ۱/۷) (دانیئل ۷/۱۳و۱۴) لیکن ابن آدم کے اس دوسری دفعہ آنے سے پیشتر بادشاہت کی نزدیکی کی خوشخبری پھر نہ صرف یہودیوں کو جو ایک دفعہ پھر (کم سے کم اُنمیں سے بہت) ملک پلستین میں اپنے شہروں میں جمع ہونگے سنائی جائیگی بلکہ ہر ایک جگہ اسرائیل کے پراگندہ لوگوں اور غیر قوموں کو بھی (دیکھو مکاشفات ۷/۱-۱۴ و متی ۲۴/۱۴) اور جب یہہ اشتہار تمام شہروں میں جہاں کہ اسرائیلی لوگ اُسوقت رہتے ہونگے مشتہر کیا جائیگا تب ابن آدم آویگا اور اگرچہ نام کے عیسائیوں کی بے ایمان قومیں جب اُسکو دیکھینگی اُسکے سبب سے چھاتی پیٹیں گی (مکاشفات ۱/۷) تاہم اسرائیل کے برگزیدے توبہ کرینگے (ذکریاہ ۱۲/۱۰) اور اسکو خوشی سے بھر کر مبارکباد دینگے اور کہینگے کہ "مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے" (متی ۲۳/۳۹) +

یہہ صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ خداوند نے متی ۱۰ باب میں بارہوں کو کہا جز اً بعد ازاں آخری زمانے کے مبشروں کے کام کی نسبت بھی کہا گیا تھا- کیونکہ اُسمیں سے بہت کچھ اُسکی موت اور جی اُٹھنے اور عروج ہونیکے بعد تک پورا ہوا اور اُسوقت سے اُسکی باتیں ہر ایک زمانے میں پوری ہوتی رہی ہیں- (مقابلہ کرو متی ۲۴/۹-۱۴ و ۲۲ و ۲۴ و ۳۵ و ۳۶) +

خداوند مسیح نے ان تمام باتوں کو اپنے خیال میں رکھکر پوشیدہ میں اپنے آنے کی بابت بات چیت کی جو اُسکے اُسوقت کے بادشاہت کے دعوے کے لئے آنیسے علاقہ رکھتی تھی اور نیز اسکی آئندہ آمد سے تعلق رکھتی تھی جبکہ اسکے ہمراہ آسمانی فوجیں ہونگی اور تمام مخالفت ایک ایسی طاقت سے توڑ دی جائیگی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا (مکاشفات ۱۹/۱۱-۱۲ و زبور ۲/۶-۹) بموجب اسکے متی ۱۰/۲۳ کے الفاظ ایک تو اُسوقت پورے ہوئے جبکہ مسیح زمین پر تھا اور آخری دفعہ یروشلم کو جاتا تھا اور قوم نے بطور بادشاہ کے قبول کرنے کا موقعہ حاصل کیا اور دوسری دفعہ اُسوقت پورے ہونگے جبکہ مسیح دوسری بار آویگا +

راقم ایک نامہ نگار

ملک برٹش برہما میں دین عیسوی کی ترقی

کیرنس لوگوں میں دین عیسوی کی ترقی بہت عجیب طور سے ہوئی ہے- پچاس برس کے عرصے میں جابجا مسیحی کلیسیائیں قائم ہو گئیں ہیں- اور یہہ بھی سنا گیا ہے کہ کیرن کلیسیانے اپنے آس پاس

کی اکثر جگہہ میں انجیل کے پھیلانیکا خود بندوبست کیا ہی اور ایک اخبار اِس ترقی کو دیکھ کر لکھتا ہی کہ "کیرن کلیسیا کی سرگرمی اور طریقہ انتظام رسولی کلیسیا کی طرح پر ہی" +

جبکہ اول ہی اول پادری صاحبان اِس ملک میں آئے اور لوگوں میں انجیل کی منادی کرنے لگے تو لوگوں نے اُنکو ایک عجیب روائت سنائی جو نسلاً بعد نسلاً اُن کے درمیان چلی آئی تھی اور در حقیقت عجیب ہی کہتے ہیں کہ اُنکو اسبات کی اُمید تھی کہ کسی زمانہ میں کوئی اجنبی صاحبان اُنکے ملک میں آکر اُنکو ایک الہٰی مکاشفہ کی خبر دینگے جس سے کہ اُنکی نجات متصور ہوگی۔ اسلئے جبکہ پادری صاحبان وہاں پہنچے اُنہوں نے اُنکو بڑی خوشی سے قبول کیا کیونکہ وہ اُنکے آنے سے پیشتر ہی اُنکے لئے تیار تھے اور جب اُنہوں نے انجیل کی خوشخبری سُنی اور اپنی روائتوں سے جو اُنکے ابا و اجداد سے چلی آتی تھیں مقابلہ کیا تو اُن کو ایسی مناسب معلوم ہوئی کہ جس سے اُنہوں نے پادری صاحبان کو وہ آنے والے اُستاد مان لیا جنکی اُنکو دیر سے انتظاری تھی +

اُنکی اکثر روائتیں بائبل کے بیانات سے بہت کچھ موافقت رکھتی ہیں۔ اُنکا یقین ہی کہ ایک غیر مبدل ابدی خدا ہی اور کہ وہ دنیا کے شروع سے تھا۔ آدمی مٹی سے بنایا گیا۔ اور عورت اسکی پسلی سے بنی اُنکی روائتوں کا تھوڑا سا بیان ایک انگریزی اخبار سے ترجمہ کرکے ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم درج کرتے ہیں "خدا باپ نے کہا" اَی بیٹے اور بیٹی میں نے ایک عمدہ باغ تمہارے واسطے بنایا ہی۔ اور اس باغ میں سات مختلف قسم کے درخت لگائے ہیں جنہیں سات ہی قسم کے پھل لگتے ہیں۔ لیکن اِن ساتوں میں سے ایک درخت کا پھل کھانیکے لائق نہیں ہی۔ اس درخت کے پھل کو ہرگز نہ کھانا۔ اگر تم کھاؤگے تم بوڑھے ہو جاؤگے اور مر جاؤگے۔ بالکل مت کھانا! تمام جو کچھ میں نے پیدا کیا ہی میں تم کو دیدونگا۔ خبرداری سے کھانا اور پینا۔ سات دن میں ایک دفعہ میں تمہاری ملاقات کیا کرونگا یہہ حکم جو میں نے تمکو دیئے ہیں اُنکو بخوبی یاد رکھو اور اُنکی تعمیل کرو اور مجھے مت بھولو۔ ہر صبح اور شام مجھ سے دُعا کرو" +

پھر کہتے ہیں کہ شیطان آیا اور ذیل کی گفتگو اُنمیں اور شیطان میں ہوئی +

شیطان۔ "تم یہاں کیوں آئے ہو" +

آدم و حوّا۔ "ہمارے باپ خدا نے ہمکو یہاں رکھا ہی" +

ش۔ "تم کیا کھاتے ہو" +

ا و ح۔ "ہمارے باپ خدا نے کھانا اور پینا ہمارے واسطے کثرت سے پیدا کیا ہی" +

ش۔ "اپنی خوراک مجھے دکھلاؤ" +

ا و ح۔ شیطان کو ساتھ لے گئے اور باغ میں جاکر وہ درخت دکھلائے اور کہنے لگے "یہہ میٹھا میوہ ہی یہہ کھٹا ہی یہہ تلخ ہی وہ قابض ہی یہہ خوشبودار ہی وہ تیز ہی۔ لیکن یہہ ایک درخت ہی جسکو ہم نہیں جانتے کہ کھٹا ہی یا میٹھا ہمارے باپ خدا نے کہا ہی 'اس درخت کے میوہ کو مت کھانا اگر کھاؤگے تو مروگے'۔ اسلئے ہم اسکا پھل نہیں کھاتے اور نہیں جانتے کہ یہہ میٹھا ہی یا کیسا ہی" +

ش۔ "اَی میرے لڑکو تمہارے باپ خدا کی محبت تمہارے ساتھ نہیں ہی۔ یہہ پھل تو اور سب پھلوں سے زیادہ شیریں اور خوش ذائقہ ہی اور نہ صرف شیریں اور خوش ذائقہ ہی ہی پر اگر تم اسکو کھاؤ تو اسمیں ایک معجزانہ قدرت بھی ہی۔ اسکو کھاکر تم آسمان پر چڑھنے اور اُترنے کے لائق ہو جاؤگے۔ بلکہ تم اُڑنے کے بھی لائق ہو جاؤگے۔ سچ سچ خدا کی محبت تم سے نہیں ہی۔ یہہ ہی ایک عمدہ اور دلکش چیز اُسنے تمسے باز رکھی ہی۔ میرا دل تمہارے خدا کے دل کی مانند نہیں ہی۔ وہ تو دیانتدار نہیں ہی بلکہ وہ حاسد ہی۔ میں دیانتدار ہوں۔ اور میں حاسد نہیں ہوں میں تمہیں پیار کرتا ہوں اور تمام حقیقت سُناتا ہوں۔ اگر تم مجھکو معتبر نہیں جانتے میری بات کو نہ مانو۔ تم میں سے ہر ایک صرف ایک ایک پھل کھاکر دیکھو تب تمکو خود معلوم ہو جائیگا" +

ا۔ "ہمارے باپ خدا نے فرمایا ہی کہ اِس درخت کا پھل نہ کھانا اور ہم اُسکو نہیں کھاتے"۔ یہہ کہکر چلا گیا۔ لیکن عورت نے شیطان کی بات سُنی اور خیال کیا کہ شائد یہہ بات سچ ہو۔ اس پر شیطان نے اُسکو خوب ورغلایا اور اُسنے شیطان سے پوچھا +

ح۔ "اگر ہم اسکو کھالیویں تو ضرور ہم اُڑنے کے لائق ہو جاوینگے" +

ش۔ "میں نے تمکو یہہ خبر اسواسطے دی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔ اسپر عورت نے ایک پھل لیکر کھایا۔ اس پر شیطان نے ہنسکر کہا +

ش۔ ہنس کر "میری بیٹی تو نے میری بات اچھی طرح پر مان لی اب یہہ پھل اپنے شوہر کو بھی دے اور اُس سے کہہ کہ پھل بہت شیریں ہی اور میں نے بھی کھالیا ہی۔ اور اگر وہ نہ کھانا چاہے تو اُسے خوب سمجھا کہ وہ بھی کھالیوے"۔ عورت یہہ سُنکر خاوند کے پاس گئی اور اسکو خوب سمجھایا اور آخرکار اُسنے بھی کھالیا اور جب وہ کھا چُکا عورت نے شیطان کو جاکر خبر دی کہ میرے شوہر نے بھی کھالیا ہی۔ یہہ سُنکر وہ بہت ہنسا اور کہا +

ش۔ "اب چونکہ تم نے میری بات مانی ہی میں بہت خوش ہوں تم لوگوں نے خوب کیا" +

اس پھل کو کھانے کے دوسرے دن خدا اُنکی ملاقات کو آیا لیکن وے اسکے پیچھے جسطرح پر کہ آگے تعریف گاتے ہوئے جایا کرتے تھے نہ گئے۔ وہ اُنکے پاس آیا اور کہا "تم نے وہ ممنوعہ پھل کیوں کھایا جسکے کھانیکی بابت میں نے تم کو منع کیا تھا"۔ پر وے جواب نہ دے سکے اور خدا نے اُنکو لعنت دی اور کہا "اب چونکہ تم نے وہ پھل جو تمکو کھانا درست نہ تھا کھا لیا اسلئے تم بوڑھے ہو جاؤگے اور بیمار ہو جاؤگے اور مر جاؤگے" +

مندرجہ بالا بیان سے صاف صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سب روائتیں قدیم آدم کے وقت سے اُنکے درمیان چلی آئی ہونگی اور ایک بڑا ثبوت اس سے بائبل کی سچائی اور قدامت کا نکلتا ہی اور انہیں وجہوں سے اِن لوگوں نے کلام الہٰی کو فوراً قبول کرلیا ہی۔ خداوند کریم ایسا ہی اور ملکوں میں بھی اپنے نام کو جلال بخشے تاکہ انجیل کی خوشخبری سب جگہہ پھیلتی جاوے +

راقم پادری جمیل سنگھ

ایک حرف کا بڑا بھاری الزام

جناب ایڈیٹر صاحب -

آپ کے اخبار ۴- جولائی سنہ رواں میں تصحیح کے عنوان سے ایک مضمون جناب منشی حسن علی صاحب سفیر نے رسالہ غذائے روح کی نسبت (معلوم ہوتا ہی کہ اچھی طرح غور نہ کرکے) سہو سے ایسا مشتہر کیا ہی کہ (افسوس ہی کہ یہہ بھی اکثر غلطیوں سے مبرا نہیں ہی) اور اُسکی تفصیل وغیرہ میں ایک کالم بھرا ہی +

چونکہ بھائی صاحب موصوف کے بیان سے ایک حرف کی خفیف سہو کے سوا اور کوئی غلطی اُس رسالہ میں ثابت نہیں ہو سکتی ہی- اور الزام اتنا بھاری لگایا ہی کہ گویا وہ رسالہ اکثر غلط ہی- اور یہہ الزام بھی ایسے وقت اور حالت میں مشتہر ہوا ہی- کہ ہنوز رسالہ مذکور کو تیار ہوئے کچھ بھی دیر نہیں ہوئی- اور اسلئے بڑے نقصان ہونیکا اندیشہ ہی- نہ صرف دینی کتابوں والی سوسائٹی کے مالی نقصان کا- اور نہ صرف ساتھ ایک شاعروں کی مدتوں کی محنتوں کا- بلکہ بہت سے خدا کے بندوں کے روحانی فایدوں سے محروم رہنے کا- جنکے پہنچانے کی اُمید پر وہ صرف اور محنتیں کی گئی ہیں- اور جنکے لئے دعائیں کی جاتی ہیں- کہ جب لوگ ایسے نامور شاعر کا ویسا لکھا دیکھینگے پھر اپنے اچھے خاصے دام کون خرچ کریگا- جو ایسی کتاب جانکر تو اُسے کوئی مفت بھی لینا نہ چاہیگا- جو اکثر غلط ہی- اسلئے ضرور سمجھکر آپ کے اخبار کے وسیلہ بھائی صاحب کو اور دوسرے ناظرین مضمون مذکور کو دکھایا جاتا ہی کہ وہ الزام بالکل بے بنیاد ہی اور غذائے روح اُس سے پاک ہی +

بھائی صاحب موصوف کے ایک سو شعر اس رسالہ میں درج ہوئے ہیں- اور آپ نے صرف چار غلطیاں پیش کی ہیں- انہیں سے بھی اگر غلطی خیال کی جائے تو ایک ہی ہو سکتی ہی اور وہ بھی نہایت خفیف یہاں تک کہ کوئی اُسے غلطی خیال نہیں کرتا ہی- یعنے نظم نمبر ۸۵ کے اول شعر کے پہلے مصرع میں لفظ دا کی جگہ دا یعنے دا و حرف کی بجاے دال اُسکی ہمشکل سہوًا نقل ہوئی ہی- ایسی خفیف غلطیاں نقل نویسوں سے ہوتی ہی رہتی ہیں- انہیں کوئی غلطیوں میں گنتا بھی نہیں ہی- سیاق عبارت اور مضمون سے صحیح سمجھ لیتے ہیں- اگر ایسی خفیف باتوں کی وجہ سے کتاب غلط سمجھے جائے- پھر تو دنیا بھر کی ساری کتابیں غلط ہیں +

دوسری غلطی بھائی صاحب نے نظم نمبر ۸ ۱۳ کے اول شعر کے پہلے مصرع کی نسبت لکھا ہی کہ یوں چاہئے

در پاک سے پھر کے میں جاؤں کہاں ؟

اور غذائے روح میں یوں لکھا ہی-

در پاک سے تیرے میں جاؤں کہاں ؟

اسمیں ایک لفظ کا ایر پھیر ہی- پہلے کے بموجب لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتا کہ کسکے در سے ؟ پر دوسرا بتاتا ہی کہ تیرے در سے اور در سے پھر کے جانا ہم معنے ہی- اب خوبی کس میں ہی ؟ اور غلطی کہاں ہی ؟ +

تیسرے بھائی صاحب نے اپنے دو شعر لکھے ہیں جو غذائے روح میں درج نہیں ہوئے- انہیں بھی دو غلطیاں شمار کی ہیں- مگر غذائے روح کے دیباچہ میں عرض کر دیا گیا ہی کہ جن جن شاعروں کے اشعار اُسمیں درج ہوئے ہیں اُنکے اشعار منتخب بلکہ اُنکا لب لباب ہی- نہ اُنکے اشعار کا مجموعہ- اس اختصار پر بھی خود بھائی صاحب اس رسالہ کو ضخیم لکھتے ہیں- اس صورت میں بھائی صاحب کے صرف دو نہیں بلکہ انکے علاوہ اور بھی اشعار درج نہیں ہوئے ہیں- تو کیا کوئی اس بات کو غلطی کہیگا- نہیں- ہرگز نہیں[*] ! +

بھائی صاحب اگر اپنے اشعار کا مجموعہ چاہتے ہیں تو جدا بطور کلیات چھپوائیں- غذائے روح میں جتنے اشعار اُن کے درج ہیں اُنمیں کوئی غلطی ہوں تو دکھائیں +

اُمید کہ بھائی صاحب اِن گذارشوں پر غور فرما کر غذائے روح کو اُس بھاری الزام سے بری سمجھکر اطلاع فرمائینگے +

احقر صفدر از مجنڈارہ- ۱۱ جولائی ۱۸۸۹ء

[*] ایک نامی گرامی بزرگ کی کتاب سے صرف ۲ اشعار اس رسالہ میں درج ہوئے ہیں اور قریب ... ۸ شعر کے نہیں درج ہوئے- تو کیا ... ۸ غلطیاں گنی جائینگی میں سمجھتا ہوں کہ نہیں +

مختلف واقعات

حیدر آباد دکن سے ایک سہ ماہی رسالہ عربی زبان کا المحقائق نام سے جاری ہوا ہی- اسکے بڑے محرک ڈاکٹر لیٹنر بیان کئے جاتے ہیں خلیل آفندی بی- اے مقیم انگلینڈ مولوی سید علی بلگرامی بی- اے مقیم حیدر آباد اور مولوی عبد الجبار بری حیدر آبادی اسکے لکھنے والوں میں سے ہیں + کوہ نور

پایونیر میں مشتہر ہوا ہی کہ حضور ویسرائے نے جناب راجہ امر سنگھ صاحب کو باقاعدہ پریزیڈنٹ کونسل کشمیر کا تسلیم کر لیا ہی- اُنکے بھائی جناب راجہ رام سنگھ صاحب علیحدہ کئے گئے +

بقول ایک نامہ نگار کے ڈایرکٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو گورنمنٹ ہند نے اختیار دیدیا ہی کہ اخباروں کے نامہ نگاروں کو پاس عطا کیا کریں + سنہ

پانڈے چیرے میں ایک عجیب افواہ مشہور ہی- لکھتے ہیں کہ جلدی ہی مہاراجہ جموں و کشمیر وہاں آوینگے- دلیل کے طور پر کہا جاتا ہی کہ سرداران پنجاب نے جو وہاں رہتے ہیں حال میں ایک عالیشان مکان کرایہ پر لیا ہی اور وہ بہت تندہی سے کام کرتے ہیں حالانکہ سرداران صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے یہہ مکان اپنے واسطے کرایہ لیا ہی + سنہ

ہندوستان میں دوسری مردم شماری ۱۸۹۱ء میں ہوگی- گذشتہ مردم شماری میں باشندگان ہند کی تعداد فی میل مربع ۱۸۰- آدمی ہیں ایک سو مرد ونکے مقابلہ میں ۹۵ عورات ہیں- ۱۸ لاکھ ۶۲ ہزار ۶ سو ۳۴ عیسائی ہیں ۳۲۳۰۰۰ گورنمنٹ کی خدمت پر مامور ہیں ۵ کروڑ بیس لاکھ ۴۰ ہزار کاشتکاری میں مصروف ہیں + تاج الاخبار

۲۵ جولائی کی شام کو ایک برات تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور سے دریاے سندھ کو عبور کر رہی تھی جسمیں دولہا معہ تمام براتیوں اور طائفہ ناچ کے جبکہ نہایت خوشی میں جلسہ رقص شروع تھا- اچانک قلعہ اٹک کے پاس غرق ہوئی منجملہ ۹۱ جانوں کے

صرف ۲۴ تختوں کے ذریعہ سے بچیں ✣ غمخوار ہند

علی پور ۹ مرد اور ایک عورت پرلے درجہ کے مفلس بجرم برآمدگی نمک ناجایز گرفتار ہوئے انکے پاس صرف اسقدر نمک تھا جو کھانے کے کام آسکے مجسٹریٹ نے ایک ایک روپیہ جرمانہ کیا عورت نے کہا میرے بچے شیر خوار دوسرا خورد سال میرے ساتھ جیل میں بھیجے جائیں کیونکہ اُنکی پرورش میرے سوا کوئی نہیں کرسکیگا- یہہ درخواست نامنظور ہوئی مگر ایک رحمدل منشی نے ایک روپیہ دیکر اُسے رہا کرادیا ✣ شنہ

پونا میں ایک صاحب ذیل کا سارٹیفکٹ اپنے سائیس کو عطا فرماتے ہیں- یہہ شخص دو سال سے میرے پاس ملازم تھا- یہہ علم سائیسی سے خوب واقف ہے جب میں نے اسے علیحدہ کیا تو میں بہت آزردہ ہوا اسے میں نے نوکری سے دو وجہ سے برطرف کی ایک اسوجہ سے کہ وہ دیگر ملازموں سے اکثر لڑا کرتا تھا- دوسرے اسوجہ سے کہ وہ آئے دن اپنے رشتہ داروں کو دفن کرنے کے لئے رخصت لیا کرتا تھا ✣ خیراندیش

خبریں

فرخ آباد کی جلیم گوری شنکر نے بذریعہ اعلان درخواست کی ہے کہ آریوں کو اُنکا پرچہ ند کھاویں بھ-س- **بیان** کیا جاتا ہے کہ بدخشاں کی چھیڑ چھاڑ بہت ہی پیچیدہ دکھائی دیگی-// **مسٹر** اے- ای- فینشاہ ہندوستان کے ڈاکخانجات کے ڈائرکٹر جنرل مقرر ہوگئے-// **ڈاکٹروں** نے یہہ بھی ثابت کردیا کہ برف کا پانی معدہ کی بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے-// **شاہ** روس کے اٹھارہ جنگی افسر آجکل سائبریا کے جنگلوں میں سرحدی تحقیقات میں مصروف ہیں-// **مہاراجہ** صاحب پٹیالہ کو اختیارات ملنے کی تجویز آجکل گورنمنٹ کے درپیش ہے-// **سرحد** روم پر شاہ روس کیطرف سے ۹۰ ہزار فوج بھیجی گئی اس سے روم میں بہت شورش پھیلی ہوئی ہے-// **مشرقی جاوا** میں اسوقت بارہ ہزار دیسی عیسائی ہیں جو پروٹسٹنٹ پادریوں کی پچیس سال کی محنت کا نتیجہ ہے- **کوہ نور**- لاہور سے ۲۱ میل بطرف پشاور ایک دیہاتی نے ریل کے نیچے دبکر خودکشی کی-ا-ع- **۲۷ جولائی** کو حضور قیصر ہند کی بڑی پوتی کی شادی دھوم سے ہوگئی-//

۲۹ جولائی کو آخری ملاقات درمیان شاہ فارس و قیصرہ ہند ہوئی-// **ضلع** ہزارہ تحصیل مانسہرہ کے بازار کو آگ لگی چار سکان جل گئے مگر جانیں بچگئیں- **وزیر الملک**- راجہ رام سنگھ صاحب ۲۵ جولائی کی صبح کو جموں سے روانہ کشمیر ہوگئے-// **ریاست میسور** میں ایک سو ہاتھی پکڑے گئے-// **گورنمنٹ** ہندوستان کے غریب کاشتکاروں کو برہما میں آباد کریگی-// **فیروزپور** میں دو بچے ۹-۱۰ برس کے بطمع زیور قتل کئے گئے-// **گذشتہ** سال مغربی و شمالی میں ۹ ہزار سے زیادہ سانپ کے کاٹنے سے مرے-// **ہیضہ** کی فصل میں نمک کا زیادہ استعمال مفید ثابت ہوا-// **دو سو گھوڑے** باڑیوں کو جنگی کام کے لئے درکار ہیں ع-ت- **ہمالیہ** کے برہمو سماج نے شملہ میں مذہب عیسائی کی رسمیات پوکرسٹ ادا کیں-// **ٹرکی گورنمنٹ** فوجی سپاہیوں میں عیسائیوں کو نہیں بھرتی کرتی ہے-// **جرمن** مشورہ دیتا ہے کہ ٹرکی یونان کو جزیرہ کریٹ دیدے مگر انگلستان کو نہ دے-// **سب سے پہلے** ہندوستانی ریاستوں کی فوجوں میں سے پنجاب کی ریاستوں کے رسالے آراستہ کئے جائینگے **امرتسر** میں ایک مختار نے جج مسٹر فوکس بازار الحیثیت عرفی کا دعوی کیا امر متنازعہ فیہ لفظ نالائق ہے-ا-ھ- **آئرلینڈ** میں ایک سونے کی کان کا پتا لگا-// **لکھنؤ** کے سُنی اور شیعوں کے جھگڑے میں شیعوں کا اپیل خارج ہوا-// **ریاست جھجو** نے ڈاکٹری کے لئے دو برہمن عورتیں آگرہ کالج بھیجیں-// **راجہ** امر سنگھ کشمیری کونسل کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے-// **مسٹر** سید علی بی- اے مدرس یونیورسٹی کی سنسکرت کے ممتحن مقرر ہوئے-// **جالندھر** میں سخت ہیضہ ہے دو ڈاکٹر جو علاج کو گئے وہ بھی مرگئے-// **ڈاکخانہ انگلستان** ۲۵-ارب ۴ کروڑ ٹکٹ ہرسال بکتے ہیں- ت-ا-

قاہرہ سے خبر آئی ہے کہ درویشوں کے پاس اسقدر نہیں پہنچی"

تار کی خبریں

قاہرہ ۳- اگست جنرل گرینفل نے مقام کاروہوکی سے اطلاع دی کہ آج صبح اُنکے اور درویشوں کے درمیان ایک عمدہ لڑائی ہوئی جس میں دشمن کو کامل اور فاش شکست دیگئی داد انجمی معہ کئی ایک امیروں اور تین سو سپاہیوں کے جو عمدہ فوجداران فوج میں سے تھے تہ تیغ ہوئے ✣

انگریزی مصری فوج کا خفیف نقصان ہوا ✣

قاہرہ ۵- اگست جنرل گرینفل کی فوج کا نقصان سرکاری طور پر شائع ہوگیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے صرف ۷ اشخاص مقتول اور ایک سو تیس زخمی ہوئے ✣

لفٹنٹ کاٹن سخت مجروح ہوا اور قریب ایک ہزار کے قیدی پکڑے گئے ✣

کینیا ۴- اگست سخت نفاق کی آگ بھڑک رہی ہے ترکی فوج کا مقابلہ ہوا اور ترکوں نے بغاوت دبانے میں کامیابی حاصل کی ✣

روم ۴- اگست ایک اٹلی کا رہنے والا سوداگر باہمی جزیرہ قریطس کی لڑائیوں میں مارا گیا- یہہ مسلمانوں نے گولی سے مار دیا تھا اسی لحاظ سے سلطنت اطالیہ نے ایک جنگی بیڑے کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً قریطس کو جائے تاکہ آئندہ نقصان اُنکی رعایا کا نہو اور اس معاملہ میں تحقیقات کرے ✣

کلکتہ ۵- اگست چمپارن مقام پر سخت طوفان آیا اور نیل کی کاشت کو سخت نقصان پہنچی ✣

گولی گنج ہند میں سوراخ ہوگیا اور ایک کارخانہ نیل نو لاکھ روپیہ کی مالیت کا لوٹ گیا ✣

شملہ ۴- اگست ایوب خان کے بھاگنے کی نسبت ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی- ایوب خان کا بھاگ جانا کوئی ناممکن امر نہیں ہے- چونکہ اب وہ کسی انگریزی پولیٹیکل افسر کے زیر اہتمام نہیں ہے نیز کشمیر میں اُسکے ساتھ چھ سو آدمی کا مجمع ہے ✣

اُسکا بھاگ جانا بہت خطرناک ہوا اور چونکہ یہہ شیر علی کا بیٹا ہی۔ سب لوگ اس سے بڑی خوشی سے پیش آئینگے۔ اور ممکن ہی کہ کبھی نہ کبھی یہہ ضرور امیر مشتہر کیا جائے +

گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس کوئی اطلاع اس امر کی تا حال نہیں پہنچی ہی آخر خبر جو کشمیر سے اسکی نسبت آئی ہی وہ یہہ ہی کہ وہ کشمیر سے ہندوستان واپس آنیوالا تھا +

کلکتہ ۔ ۵۔ اگست سوتی ہاری میں افواہ اڑ رہی ہی کہ وزیر بھوپال کو زنانہ بیگمات نے بندوق سے ماردیا +

قاہرہ ۔ ۷۔ اگست مصری فوج نے سراس کو چھوڑ دیا ہی اور ماتو کا پر قبضہ کرلیا ہی +

کینیا ۔ ۷۔ اگست عیسائی جو اسوقت تک آپسمیں بھی نفاق رکھتے تھے مسلمانوں کے برخلاف یکدل ہوگئے ہیں اور اس سے آور زیادہ خطرہ کی امید ہوسکتی ہی +

کارسپانڈنس

پادری صاحبان اس بھروپیا سے بچیں

ڈیر سر

گڈ مورننگ۔ مسٹر ایڈیٹر آج ہم آپکو اور ناظرین اخبار ہذا اور خاصکر پادری صاحبان کو شیطان مجسم اس کالم میں دکھلاتے ہیں عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا گذرتا ہی۔ کہ عنوان مندرجہ بالا کا بھروپیا ہمارے یہاں سی۔ پی۔ مشن نیمچ میں آیا اور بپتسما کا آرزومند ہوا۔ القصہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو بدست جناب پادری ڈبلیو۔ اے۔ ولسن صاحب ایم۔ ڈی۔ کے بپتسما پایا۔ بعد کچھ عرصہ کے یہہ نامعقول ڈسپنسری میں ۵ روپیہ ماہوار کا کلرک ہوگیا بعد ازاں اسکے افعال سے ایسا معلوم ہوا۔ کہ اس مردود نے اور کہیں بھی بپتسما پایا ہی۔ اسی اثنا میں مسٹر ایس۔ بنجامین (آپ لاہور میڈیکل کالج کے تعلیم یافتہ ہیں) لاہور سے تشریف لائے جب ہمارے اس بھروپیا نے سُنا کہ لاہور سے ایک بھائی آیا ہی اُستو تھا ہی کیا جان قالب سے جدا ہوگئی۔ اور تو کوئی بات نہ سوجھی فوراً نصیر آباد کو ٹکٹ چلتا بنا۔ جب ہم لوگوں نے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ یہی نامراد جناب پادری جے۔ سی۔ آر۔ ایونگ صاحب ڈی۔ ڈی۔ پرنسپل مشن کالج لاہور کا کچھ روپیہ اور ایک واچ لیکر بھاگا تھا۔ لاہور میں اسکا نام دوارکا ناتھ تھا۔ ہمارے یہاں آکے اسنے اپنا نام سیلارام بتلایا بعد دوبارہ بپتسما کے ہمارے لوکل پادری صاحب نے "پاؤل" نام دیا ہمارے یہاں سے ایک ٹیلیگرام ڈاکٹر ایونگ صاحب کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ صاحب موصوف نے فوراً جواب سے لوکل پادری صاحب کو مطلع کیا۔ کہ اس بھروپیا کو ضرور پکڑنا چاہیے ہم نے یہاں پولیس میں بھی اطلاع کردی ہی۔ اب دیکھئے پولیس کیا کرتی ہی۔ اس دغاباز کا حلیہ یہہ ہی عمر قریب ۲۸ برس رنگ گورہ پست قد۔ دیکھنے میں فرشتہ باطن میں شیطان کا ابا۔ اس بھروپیا کے بیان کو یہاں ختم کرتے ہیں اور پادری صاحبان سے اب یہہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اس نامعقول کو بپتسمہ دینے کے بجائے پولیس کے حوالہ کریں۔ اور بعد ازاں ڈاکٹر ایونگ صاحب اور ڈاکٹر ولسن صاحب نیمچ کو بذریعہ عنایت نامہ مطلع فرمادیں +

راقم نامہ نگار نیمچ۔

ضرورت

راولپنڈی مشن ہائی اسکول کے واسطے ایک عیسائی سائنس ماسٹر یعنی (علم طبعیات پڑہانے والے اُستاد) کی ضرورت ہی جو کہ زبان اُردو اور انگریزی بخوبی جانتا ہو۔ تاکہ جماعت انٹرنس کو انگریزی میں اور جماعت مڈل کو اُردو میں سائنس پڑہا سکے۔ درخواستیں معہ اسناد کارگذاری ہمارے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن اسکول

راولپنڈی

لودیانہ

عید ضحٰی بخیریت تمام ہوئی۔ موقعہ عیدگاہ میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و تحصیلدار صاحب و دیگر اہلکاران برائے انتظام رونق افروز تھے۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ خاص خاص موقعوں پر نئے ڈویزن پولیس کیطرف سے قائم تھے۔ ممبران میونسپل برابر تیں روز گشت کرتے رہے +

صفائی شہر متوسط درجہ پر ہی۔ ایام بیماری عنقریب پہنچ گئے ہیں۔ اسلئے صفائی کا عمدہ طور پر انتظام ہونا چاہئے۔ نیز اشیائے ترکاری از قسم نباتات مرطوب و متعفنہ کا دربارہ فروخت انتظام کیا جاوے۔ تاکہ بیماری سے امن رہے +

ایک شخص بروز عید ضحٰی نماز صبح میں مشغول تھا جب نفل پڑھنے لگا تب ملک جاودانی کو راہی ہوا +

موت ناگہانی واقعہ ۴۔ اگست کو زیر پل سلیمانی جانب کربلا ایک لڑکا بعمر ۹ سالہ بھینس پر سوار تھا بھینس مذکور کو جو جوش آیا وہ پانی میں غوطہ زن ہوئی لڑکے مذکور کو اپنے پیٹ سے دبا کر بیٹھ گئی لڑکا بیچارہ فوت ہوگیا +

ایک دن ہم اتفاقیہ بتقریب سیر برائے تفریح بر دریا بڈھا جانب گھاٹی خاکروبان جو گئے تو دریا مذکور کو عالم شباب میں دیکھا یعنے طغیانی پر تھا۔ اور ایک انبوہ کثیر مردمان دیہات انتظار عبور میں منتظر کھڑا ہی۔ اس خیال سے کہ کسی نہج سے ہم پار اتریں اور اپنی منزل مقصود پر پہنچ اپنے کار ضروریہ میں مصروف ہوں۔ ہر سال ایام برسات میں رعایا کو آر پار جانیکی از حد تکلیف ہی۔ کمیٹی نے دربارہ تعمیر پل تجویز کی تھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی موقعہ ملاحظہ فرماگئے ہیں نہیں معلوم کہ باوجود تجویز کمیٹی و ملاحظہ صاحب بہادر موصوف پھر کیوں تعمیر پل میں تاخیر ہورہی ہی۔ میرے نزدیک پل ضرور تعمیر ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس میں فیاضی گورنمنٹ برائے رفاہ عام متصور ہوگی +

صحت اچھی ہی۔ پیدائش ۳۹۔ اموات ۲۷

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا